از عدالت عظمیٰ

23 ستمبر 1953

سردار اندرا سنگھ اینڈ سنز لمیٹڈ۔

بنام

انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال۔

پتنجلی شاستری چیف جسٹس، ایس آر داس، ویوین بوس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان

انکم ٹیکس ایکٹ (XI بابت 1922)، دفعہ 10- آمدنی ۔حصص اور سیکیورٹیز کی آمدنی-فروخت-کمپنیوں کے سرمایہ کار اور پروموٹرز کے طور پر کاروبار کرنے والی کمپنی-سیکیورٹیز کی فروخت سے آمدنی-چاہے قابل تشخیص ہو-ٹیسٹس۔

یہ سوال کہ آیا حصص اور سیکیورٹیز کی فروخت سے پیدا ہونے والا سرپلس منافع یا اضافہ کے طور پر قابل تشخیص ہے یا صرف سرمایہ کاری کی تبدیلی سے پیدا ہونے والے سرمائے کی قدر میں اضافہ ہے، اس بات پر منحصر ہے کہ جس فروخت سے سرپلس پیدا ہوتا ہے وہ ٹیکس دہندہ کے کاروبار کو جاری رکھنے سے اتنا جڑا ہوا تھا کہ یہ منصفانہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سرپلس کاروبار کا منافع اور اضافہ ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ سرپلس سیکیورٹیز میں لین دین کے اس طرح کے عمل کے نتیجے میں ہونا چاہیے کیونکہ یہ خود سیکیورٹیز خریدنے اور فروخت کرنے کے کاروبار کو جاری رکھنے کے مترادف ہوگا۔' یہ کافی ہوگا اگر اس طرح کی فروخت کاروبار کو جاری رکھنے کے معمول کے دوران کی گئی ہو، یا، دوسرے لفظوں میں، اگر سیکیورٹیز کی وصولی ٹیکس دہندہ کے کاروبار کو جاری رکھنے میں ایک عام قدم ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

پنجاب کوآپریٹو بینک لمیٹڈ اس کے بعد بنام انکم ٹیکس کمشنر، لاہور (67 آئی اے 464) کا حوالہ۔

جہاں کسی کمپنی کا ایک مقصد سرمایہ کاروں کا کاروبار جاری رکھنا اور اسٹاک، حصص، کاروباری اداروں اور دیگر اداروں سے خریدنا، حاصل کرنا اور فروخت کرنا تھا اور کمپنی دوسری کمپنیوں میں بڑی تعداد میں حصص رکھتی تھی اور اپنی ملکیت کا ادراک کر رہی تھی اور نئے حصص حاصل کر رہی تھی، اور وہ دوسری کمپنیوں کے کاروبار کی مالی اعانت اور فروغ میں مصروف تھی:

کہا گیا ہے کہ سرمایہ کاری کی فروخت اور نئی سرمایہ کاری کا براہ راست تعلق کمپنی کے کاروبار کو جاری رکھنے سے ہے اور کمپنی کی طرف سے حصص اور سیکیورٹیز کی فروخت سے حاصل ہونے والے منافع کا تخمینہ انکم ٹیکس سے لگایا جاتا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 40 بابت 1952۔

کلکتہ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر (ہیریز چیف جسٹس اور جے سنہا جج) کے 15 مئی 1950 کے فیصلے اور حکم کی طرف سے 1949 کے انکم ٹیکس حوالہ نمبر 7 میں اپنے خصوصی دائرہ اختیار (انکم ٹیکس) سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این سی چڑ جی (آر پی کھوسلہ، بشمول)۔

انکم ٹیکس کمشنر کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفٹری (جی این جوشی، بشمول)

23 ستمبر 1953۔ عدالت کا فیصلہ پتنجلی شاستری چیف جسٹس کے ذریعے سنایا گیا تھا۔ یہ کلکتہ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے ایک فیصلے کی اپیل ہے جس میں بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66 کے تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے اس کے حوالے کیے گئے سوال کا جواب دیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی ہے جسے سال 1935 میں بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے

تحت شامل کیا گیا تھا، جس کے دیگر مقاصد کے علاوہ، میمورنڈم آف ایسوسی ایشن میں درج ذیل مقاصد ہیں۔کسی بھی کاروبار، لین دین، آپریشن یا کام کو جاری رکھنا یا انجام دینا جو عام طور پر بینکروں، سرمایہ داروں، پروموٹروں، سرمایہ کاروں، رعایتی افراد، ٹھیکیداروں، تاجروں، مینیجرز، مینیجنگ ایجنٹوں، سکریٹریوں اور خزانوں کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔

خریدنا یا دوسری صورت میں حاصل کرنا، اور فروخت کرنا۔اسٹاک، شیئر۔کاروباری خدشات اور ادارے۔ایسی سیکیورٹیز پر کمپنی کے کاروبار کے لیے فوری طور پر درکار نہیں ہونے والی رقم کی سرمایہ کاری اور اس سے نمٹنے کے لیے اور اس انداز میں جس کا وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے۔کمپنی کے پاس دیگر شامل کمپنیوں میں بڑی تعداد میں حصص تھے اور وہ اپنے کچھ حصص کا ادراک کر رہی تھی اور دوسری کمپنیوں میں حصص کے بڑے بلاکس حاصل کر رہی تھی۔تشخیصی سال 1938-39 کے ریٹرن میں کمپنی نے 3,22,221 روپے کا نقصان ظاہر کیا۔ پچھلے سال کے دوران حصص اور سیکیورٹیز کی فروخت کے نتیجے میں اور اس کے منافع کے حساب میں کاروباری نقصان کے طور پر اس کی اجازت دی گئی تھی۔تاہم، 1939-40، 1940-41 اور 1941-42 سالوں کی تشخیص میں، کمپنی نے دعوی کیا ان اکاؤنٹ کے سالوں کے دوران اسی طرح کی فروخت کے نتیجے میں ہونے والا سرپلس قابل ٹیکس آمدنی نہیں تھا کیونکہ اس طرح کے سرپلس محض سرمایہ کاری میں تبدیلی کے نتیجے میں ہوتے ہیں اور اس لیے یہ ایک کیپٹل گین تھا۔انکم ٹیکس حکام نے اس دعوے کو مسترد کر دیا اور ان سالوں میں سے ہر ایک میں اضافی رقم کو حصص میں لین دین کرنے کے کمپنی کے کاروبار کے منافع اور فوائد کے طور پر ٹیکس لگایا۔اپیل پر، انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے تشخیص کے احکامات کی تصدیق کی لیکن کچھ مختلف بنیادوں پر۔کمپنی کے کاروبار کے آغاز سے اس طرح کے لین دین کے تفصیلی تجزیے کے بعد ٹریبونل مندرجہ ذیل نتیجے پر پہنچا:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

مذکورہ بالا تفصیلات سے یہ واضح ہے کہ کمپنی دوسری کمپنیوں کے کاروبار کی مالی اعانت اور فروغ دیتی رہی ہے۔اس مقصد کے لیے، اسے وقتاً فوقتاً اپنی ہولڈنگز میں تبدیلی کرنی پڑتی تھی، کمپنی کے پاس موجود کافی تعداد میں حصص قیاس آرائی پر مبنی نوعیت کے رہے ہیں۔

ان سرمایہ کاریوں کو برقرار رکھنے اور کئی کمپنیوں (منظّم یا دوسری صورت میں) کی مالی اعانت کے لیے اپیل کنندہ کمپنی کو قرض اور اوورڈرافٹ حاصل کرنے کا سہارا لینا پڑا۔اس لیے یہ واضح ہے کہ اپیل کنندہ کمپنی نے اپنے کاروبار کے دوران میں حصص حاصل کیے تھے اور وہ اس کا اسٹاک ان ٹریڈ بن گئے۔ان حصص کی فروخت پر منافع بنیادی طور پر کسی اضافی فنڈ کی سرمایہ کاری کی فروخت سے نہیں ہوا۔اس لیے یہ واضح ہے کہ سرمایہ کاری کی فروخت اور نئی سرمایہ کاری کمپنی کے کاروبار کے ساتھ بطور سرمایہ کار منسلک ہوتی ہے، جیسا کہ سرمایہ کاری کرنا اور جب مالیات کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے حصص کا ادراک کرنا کمپنی کے معمول کے کاروبار کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی شواہد موجود ہیں کہ کمپنی درحقیقت میں سرمایہ کاروں کا کاروبار کرتی تھی، جو کہ میمورنڈم آف ایسوسی ایشن کی شق 3(1) میں مذکور مقاصد میں سے ایک ہے۔متعلقہ حساب کتاب کے سالوں کے دوران کمپنی کے مالی لین دین سے متعلق ثبوت، جس کا ہم نے حوالہ دیا ہے، واضح طور پر یہ ثابت کرتا ہے کہ سرمایہ کاری پر منافع کی وصولی براہ راست کمپنی کے کاروبار کو سرمایہ کار کے طور پر جاری رکھنے کے لیے قابل ذکر ہے۔

اس نظریے میں، ٹریبونل نے یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری سمجھا کہ آیا حصص میں لین دین کے کاروبار سے کمپنی کے منافع اور منافع کے طور پر اضافہ قابل ٹیکس ہے یا نہیں۔

کمپنی کی درخواست پر ٹریبونل نے مندرجہ ذیل سوال کو اپنے فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا:

کیس کے حقائق اور حالات پر، کیا کمپنی کی طرف سے حصص اور سیکیورٹیز کی فروخت پر حاصل ہونے والا زائد رقم قابل ٹیکس آمدنی ہے؟

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت نے سوال کا جواب مثبت میں دیا لیکن کمپنی کو اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت دے دی۔

ایسے تمام معاملات میں لاگو ہونے والا اصول اچھی طرح طے شدہ ہوتا ہے اور سوال ہمیشہ یہ رہتا ہے کہ کیا وہ فروخت جس سے زائد رقم پیدا ہوتی ہے اس کا تعلق ٹیکس دہندہ کے کاروبار کو جاری رکھنے سے تھا کہ یہ منصفانہ طور پر کہا جا سکے کہ سرپلس اس طرح کے کاروبار کے منافع اور فوائد ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سرپلس سیکیورٹیز میں لین دین کے اس طرح کے عمل کے نتیجے میں ہونا چاہیے کیونکہ یہ خود سیکیورٹیز خریدنے اور فروخت کرنے کے کاروبار کو جاری رکھنے کے مترادف ہوگا۔ یہ کافی ہوگا اگر اس طرح کی فروخت کاروبار کو جاری رکھنے کے معمول کے دوران یا پنجاب کوآپریٹو بینک لمیٹڈ بنام انکم ٹیکس کمشنر، لاہور (1) میں پریوی کونسل کے استعمال کردہ الفاظ میں کی جائے۔ اگر سیکیورٹیز کی وصولی ٹیکس دہندہ کے کاروبار کو جاری رکھنے میں ایک عام قدم ہے۔ اگرچہ یہ معاملہ بینکنگ کاروبار کی تشخیص سے پیدا ہوا ہے، لیکن یہ ٹیسٹ اس بات کا تعین کرنے میں ایک عام اطلاق ہے کہ آیا اس طرح کے لین دین سے پیدا ہونے والا سرپلس کیپٹل کی رسید ہے یا تجارتی منافع۔ سوال بنیادی طور پر ایک حقیقت ہے اور لائن کے دونوں طرف گرنے والے متعدد معاملات ہیں لیکن ایک ہی اصول کی وضاحت کرتے ہیں۔ کمپنی کے کاروبار کی نوعیت اور طریقہ کار کے حوالے سے پائے جانے والے حقائق پر، اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ موجودہ معاملہ ریونیو کی طرف سے آتا ہے۔ عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہوئے کہ کافی مواد موجود تھا جس پر اپیلٹ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچ سکتا تھا جو انہوں نے کیا، ہم اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: ایس۔ سی۔ بنرجی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندہ کا ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجا دھیکش۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document